سوال

(465)اسلام میں جادو کرنے یا کروانے کی سزا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نوری علم یا کالا علم، اسی طرح نوری جادو یا کالا جادو کرنے اور کروانے کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسلام میں جادو کرنے یا کروانے کی کیا سزا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عام طور پر جادو کو کالا علم اور اس کے مقابلہ میں قرآنی عملیات کے ذریعے علاج کرنے کو نوری علم کہا جاتا ہے۔ کوئی جادو نوری نہیں ہوتا۔ قرآنی سورتوں کو پڑھ کر اگر دم کیا جائے تو جائز ہے۔ لیکن ہمارا مشاہدہ ہے کہ قرآنی عملیات کے ذریعے علاج کرنے والے حضرات بھی ان سورتوں میں بعض کلمات کا اضافہ کرتے ہیں، ایسا کرنا بھی جادو ہی ہے۔ کیونکہ قرآنی الفاظ کی ترتیب بدلنا یا ان میں کلمات کے اضافہ سے شیاطین کا قرب مقصود ہوتا ہے، تاکہ ان کے ذریعے مریض سے متعلقہ معلومات حاصل کی جائیں پھر اس پر اپنی فنکاری کا سکہ جمایا جائے۔ اس قسم کے معالجین سے اجتناب کرنا چاہیے۔ شریعت میں جادو کرنے کو بڑے ہلاکت خیز گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’کہ سات تباہ کن گناہوں سے دور رہو۔‘‘ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا : ’’اللہ کے ساتھ شریک کرنا... اور جادو کرنا...‘‘ [صحیح بخاری، الطب، ۵۷٦۴]

جس طرح جادو کرنا بہت سنگین جرم ہے، اسی طرح جادوگروں کی باتوں پر یقین کرنا بھی انتہائی خطرناک گناہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے شراب پینے والا، قریبی رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرنے والا اور جادو گری کی باتوں پر یقین کرنے والا۔‘‘ [مسند امام احمد، ص ۳۹۹، ج ۴]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا موقف تھا کہ جادوگر کو قتل کر دیا جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت سے ایک سال قبل سرکاری فرمان جاری کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں۔ راوی کہتا ہے۔ ’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک سال وفات سے قبل ان کا خط ہمیں موصول ہوا۔ انہوں نے فرمایا، ہر جادوگر مرد اور عورت کو قتل کر دو، چنانچہ ہم نے تین جادوگر عورتوں کو قتل کیا۔ [مسند امام احمد، ص: ۱۹۰، ج ۱]

لیکن ہمارے ہاں اسلامی قانون نہیں ہے کہ جادوگر کو قتل کر دیا جائے، اس لئے اس طرح کے ’’کاٹ کے ماہر، کایا پلٹ‘‘ عاملوں کو تحفظ حاصل ہے، جادوگر کو قتل کرنا حکومت کا کام ہے۔ ہمیں قانون کو ہاتھ میں لے کر یہ اقدام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:2 صفحہ:457